ضرورت کے پیشِ نظر مولانا موصوف نے غیر عالم حفاظ، ائمہ مساجد اور بالخصوص تراویح میں امامت کرنے والوں کے لئے نماز اور امامت کے مسائل عام فہم زبان میں مختصر بیان کئے۔ اس کتاب سے بہت سارے ائمہ مساجد کو فائدہ ہو رہا ہے اور کافی حد تک امامت کے مسائل سے آگہی حاصل ہو جاتی ہے۔

۲) فضائل و مسائل قربانی : اس رسالہ میں مولانا مدظلہٗ نے قربانی سے متعلق مسائل و فضائل کے علاوہ ملاحدہ اور اسلام دشمن عناصر کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کے جوابات بھی دیے ہیں۔

۳) الفقہ والفقہاء : اس کتاب میں مصنف نے فقہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کے ضمن میں صوفیاءِ کرام، فقہاءِ عظام کی تعریفات بسط و تفصیل کیساتھ ذکر کیے ہیں۔ فقہاءِ سبعہ، ائمہ کرام، فقہ حنفی کے متداول اور مشہور متون، قدوری، کنز الدقائق، شرح وقایہ اور ہدایہ اور ان کے مصنفین کے حالات، علمی کارنامے اور انکی اہمیت وافادیت کو اُجاگر کیا ہے۔ اس ضمن میں اساطینِ اُمت، صوفیاءِ کرام اور علماءِ اُمت کے حالات بھی آئے ہیں اور ضمناً فرقِ باطلہ کا تعاقب بھی ہے۔ گویا فقہ کے متعلق انسائیکلوپیڈیا ہے۔ ملک کے مشہور رسائل وجرائد میں اس پر تبصرے بھی شائع ہوئے ہیں، پہلا ایڈیشن ختم ہے، دوسرا ایڈیشن پریس بھیجا جا رہا ہے، جسمیں علماءِ کرام کے آراء و تبصرے بھی شاملِ اشاعت ہیں

۴) فضائل و مسائلِ اعمال : یہ کتاب تاہنوز مسودہ ہے، غیر مطبوعہ ہے۔

مولانا مدظلہٗ اپنی دینی خدمات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :

"حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ کریم کا فضل، احسان اور مادرِ علمی مجمع المدارس کلاچی اور دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور اپنے اکابر اساتذۂ کرام جو حضور پُر نور ﷺ کے علوم کے امین اور صحیح ورثاء ہیں' کی برکات اور دُعاؤں کا ثمرہ ہے ورنہ میں تو من آنم کہ من دانم اور ....

نہ گلم نہ برگ سبزم نہ درختِ سایہ دارم ہمہ حیرتم کہ دھقان بچہ کار کشت مارا

حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی حقانی

آپ ۱۹۶۴ء میں سید محمود بن غلام رسول کے ہاں مہمند ایجنسی کے گاوں خلوڈاک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی مولانا فضل معبود حقانی سے حاصل کی اور درجہ ثانیہ سے درجہ تخصص فی الفقہ تک کی کتابیں مرکزِ علم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں جید اساتذہ ومشائخ سے پڑھیں۔ آپ کے چند مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں :

محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہٗ، شیخ الحدیث مولانا محمد فرید مدظلہٗ، شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدظلہٗ، شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہٗ، شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی، شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان شہیدؒ، شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدرؒ مولانا مفتی غلام الرحمٰن مدظلہٗ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم

المعروف دیر باباجی، شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ مدظلہ، مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا فضل معبود حقانی وغیرہم۔

۱۹۸۶ء میں فراغت کے بعد دو سال میں ماہر اساتذہ کی نگرانی میں تخصص مکمل کیا، اور فراغت کے فوراً بعد ہی اساتذہ کے نظر شفقت نے ان کا انتخاب دارالعلوم حقانیہ میں بحیثیت مدرس کر دیا۔ تقریباً اٹھارہ سال سے دارالعلوم حقانیہ میں درجۂ عالیہ کے کتب پڑھانے کے ساتھ عرصہ گیارہ سال سے شعبۂ تخصص فی الفقہ کے استاد و نگران ہیں۔

علمی، فقہی اور تدریسی خدمات کے ساتھ تصنیف و تالیف کے شعبہ میں بھی نمایاں کارنامے سرانجام دیئے اور علمی حلقوں سے خوب پذیرائی حاصل کی۔ ذیل میں آپ کی قلمی کاوشوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

۱) ترجیح الراجح بالروایۃ فی مسائل الھدایۃ المعروف القول الراجح :

اس کتاب کے تبصرہ و تعارف میں مولانا عبدالقیوم حقانی رقمطراز ہیں : ''حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی حقانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور اپنی مادرِ علمی کی آغوش ہی میں اور اسی کے سایۂ رحمت تلے مدرس بھی ہیں اور مفتی بھی۔ دارالافتاء کے مسئول ہونے کے ساتھ ساتھ شعبۂ تخصص فی الفقہ کے رئیس بھی ہیں۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اکابر و مشائخ، اساتذۂ کرام بالخصوص اُستادی اور اُستاد العلماء حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی توجہ و عنایت، اصاغر نوازی و علم پروری، تشجیع و ہمت افزائی کے پیش نظر موصوف عنفوانِ شباب ہی سے تدریس کیساتھ ساتھ علمی، تحقیقی اور قلمی میدان میں اُترے تو ایسا کام کر ڈالا جسے اس سے قبل صدیوں میں بھی نہ کیا جاسکا۔

القول الراجح ایک عظیم علمی، فقہی اور تحقیقی شہکار ہے۔ درسِ نظامی کی معروف و مقبول کتاب ''ہدایہ'' ایک معرکۃ الآراء درسی کتاب ہے۔ جسے پڑھتے اور پڑھاتے وقت احناف کے مسائل اختلافیہ میں ترجیح الراجح ایک معرکے کا کام اور اُمت کے ذمہ قرض بالخصوص علماءِ احناف پر اس کی ادائیگی فرض تھی۔

الحمد للہ! دارالعلوم حقانیہ کے فاضل و مدرس اور مفتی نے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ مفتی صاحب ترجیح الراجح بالروایۃ فی مسائل الھدایۃ کے تحقیقی میدان میں ایسے اُترے کہ القول الراجح کی اپنی علمی استعداد و صلاحیت اور تحقیق کے مطابق تعیین کر دی ہے۔ موصوف اوّلاً اصل مسئلہ ذکر کرتے ہیں، پھر اختلاف ائمہ و فقہاء کا ذکر کر کے فیصلہ کن بات راجح اور مفتی بہ قول نقل کر دیتے ہیں۔ (حقانی تبصرے ص: ۴۳، ۴۴)

اتباعِ سنت اور مذہب حنفیت : اس کتاب میں مفتی صاحب نے تین مسائل پر مدلل و مفصل بحث فرمائی ہے۔

(۱) اتباعِ صحابہؓ ہدایت ہے ضلالت نہیں۔ (۲) تقلید اطاعت ہے شرک و بدعت نہیں۔ (۳) احناف کے اعمال سنت کے موافق ہیں مخالف نہیں۔ ۳۴ صفحات کے اس کتاب میں مفتی صاحب نے دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ مذہب احناف سنت کے عین موافق ہے، مخالف نہیں۔

۳) مسائل سفر : ''مسائل سفر'' میں مفتی صاحب نے سفر کے احکامات، مسافروں کو پیش آنے

والے تمام مسائل وآداب کو باحوالہ ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب عوام الناس کے لئے راہنماءِ سفر کا کام دے گی۔ بالخصوص تبلیغی جماعت کے احباب کے لئے اس کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔

۴) **زیارت الحرمین الشریفین** : حضرت مفتی صاحب نے حرمین شریفین کا شوق افزوں تذکرہ فرمایا ہے، جس کے پڑھنے سے حرمین کی زیارات کا شوق دل میں موجزن ہوتا ہے۔ فضائل اور مسائلِ حج بھی بہت اچھوتے انداز میں بیان کئے ہیں۔

۵) **مقالاتِ نعمانی** : مقالات نعمانی حضرت مفتی صاحب کے مقالات کا مجموعہ ہے جن میں آپ نے درج ذیل موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے :

اجتماعی اجتہاد کا تصور، ماضی میں اجتہاد کی کاوشیں، فقہ حنفی کی عالمگیریت، قسطوں پر خرید وفروخت کی شرعی حیثیت، بیعہ کے کاغذات، رہن میں رکھنے کی شرعی حیثیت، اسلامی فوجداری نظام میں اعتدال، غیرت کے نام پر قتل اور اسلام کا نقطۂ نظر، مردہ انسان کے اعضاء کی قطع وبرید جائز نہیں، المون کا کاروبار شریعت کی نظر میں اور مولانا مفتی محمد تقی عثانی مدظلہٗ کی آراء پر ایک نظر۔

ان میں سے اکثر مقالات الگ الگ رسائل کی شکل میں بھی شائع ہوئے ہیں، اور اب یکجا تمام مقالات کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ متنوع جواہر پاروں کا حسین گلدستہ بھی ہے اور علم وعرفان کا بیش بہا گنجینہ وخزینہ بھی۔

۶) **الفتاویٰ علماء البلاد فی توحید الصوم والأعیادالمعروف وحدتِ عیدین و رمضان :**

عام طور پر اکثر بلاد میں بالخصوص صوبہ سرحد میں عیدین ورمضان کا جو اختلاف پایا جارہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اختلافِ مطالع کا اعتبار اور عدمِ اعتبار ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اختلافِ مطالع معتبر نہیں اور مفتی صاحب نے اس کتاب میں وحدتِ رمضان وعیدین کے دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس موضوع پر اگرچہ علماء کے درمیان اختلاف پایا جارہا ہے مگر مفتی صاحب کی کتاب مثبت اور ٹھوس دلائل سے مبرہن ہے۔

اپنے دینی، فقہی، تصنیفی، تالیفی اور تدریسی خدمات کے بارے میں مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں : ''ایشیاء کی عظیم یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ کا فیض ساٹھ سال سے اطرافِ عالم میں جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہیگا۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی سے سرفراز یں۔ بندہ بھی الحمدللہ جامعہ حقانیہ کا ایک ادنیٰ طالبعلم ہے اور بندہ پر اس جامعہ کا عظیم احسان یہ ہے کہ اس نے علم دین کا درس دیا اور حق وصداقت کا راستہ بتا دیا___ علاوہ ازیں بندہ ناچیز پر اپنے اساتذۂ کرام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ اور مولانا انوارالحق صاحب مدظلہٗ کا خصوصی احسان اور نظر شفقت ہے کہ انہوں نے بندہ کو اس عظیم درسگاہ علومِ نبوت میں دین کی خدمت کا موقع عطا فرمایا۔ بندۂ ناچیز میں اپنا کوئی کمال نہیں جو کچھ بھی ملا ہے تو وہ حقانیہ سے ملا ہے اور اپنے اساتذہ سے قرب کی برکت سے ملا ہے''۔